روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 16 جنوری 2014ء 14 ربیع الاول 1435 ہجری 16 صلح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 13

نماز باجماعت کی تلقین

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک نابینا آیا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی مسجد تک لانے والا نہیں ہے اس لئے مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت عطا کریں۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی۔ جب وہ واپس جانے لگا تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو اس نے کہا ہاں تو آپ نے فرمایا پھر تم مسجد میں نماز پڑھا کرو۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب یجب اتیان المسجد حدیث نمبر :1044)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت بھائی محمود احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں کرم دین والا مقدمہ گورداسپور میں دائر تھا۔ عموماً حضرت اقدس مقدمہ کی تاریخوں پر قادیان سے علی الصبح روانہ ہوتے تھے اور نماز فجر راستہ میں ہی حضرت مولوی فضل الدین صاحب بھیروی کی امامت میں ادا فرماتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص 31)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

(غالباً 1903ء) ایک سفر میں جبکہ ہم چند خدام حضرت مسیح موعود کے ہمراہ قادیان سے گورداسپور جا رہے تھے۔ اور قادیان سے بہت سویرے ہم سوار ہوئے تھے۔ نماز فجر کے وقت نہر پر پہنچے۔ اور وہاں نماز فجر ادا کی گئی اور حضور کے فرمانے سے عاجز راقم پیش امام ہوا۔ پانچ سات آدمی ساتھ تھے۔ (ذکر حبیب ص 110)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

(غالباً 1903ء) ایک دفعہ مقدمہ کرم دین میں جب کہ حضرت صاحب کمرہ عدالت میں بہ سبب سماعت مقدمہ تشریف فرما تھے۔ نماز ظہر کا وقت گزر گیا۔ اور نماز عصر کا وقت بھی تنگ ہو گیا۔ تب حضور نے عدالت سے نماز پڑھنے کی اجازت چاہی اور باہر آ کر برآمدے میں ہی اکیلے ہی ہر دو نمازیں جمع کر کے پڑھیں۔ (ذکر حبیب ص 110)

میر عنایت علی شاہ صاحب لودھیانوی بیان کرتے ہیں کہ جب اول ہی اول حضور اقدس لدھیانہ تشریف لائے تھے تو صرف تین آدمی ہمراہ تھے۔ میاں جان محمد صاحب وحافظ حامد علی صاحب اور لالہ ملاوامل صاحب غالباً تین روز حضور لدھیانہ میں ٹھہرے۔ ایک روز حضور بہت سے احباب کے ساتھ سیر کو تشریف لے گئے۔ خاکسار بھی ہمراہ تھا راستہ میں عصر کی نماز کا وقت آ گیا۔ حضور نے وہیں پر مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص 34)

آپ کو مقدمات کے لئے کئی سفر کرنے پڑے مگر مقدمات خواہ کتنے پیچیدہ اہم اور آپ کی ذات یا خاندان کے لئے دوررس نتائج کے حامل ہوتے آپ نماز کی ادائیگی کو ہر صورت میں مقدم رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ کا ریکارڈ ہے کہ آپ نے ان مقدمات کے دوران میں کبھی کوئی نماز قضا نہیں ہونے دی۔ عین کچہری میں نماز کا وقت آتا تو اس کمال محویت اور ذوق شوق سے مصروف نماز ہو جاتے کہ گویا آپ صرف نماز پڑھنے کے لئے آئے ہیں کوئی اور کام آپ کے مدنظر نہیں ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ آپ خدا تعالیٰ کے حضور کھڑے عجز و نیاز کر رہے ہوتے اور مقدمہ میں طلبی ہو جاتی مگر آپ کے استغراق، توکل علی اللہ اور حضور قلب کا یہ عالم تھا کہ جب تک مولائے حقیقی کے آستانہ پر جی بھر کر الحاح وزاری نہ کر لیتے اس کے دربار سے واپسی کا خیال تک نہ لاتے۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں:

"میں بٹالہ ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے گیا۔ نماز کا وقت ہو گیا اور میں نماز پڑھنے لگا۔ چپڑاسی نے آواز دی مگر میں نماز میں تھا فریق ثانی پیش ہو گیا اور اس نے یک طرفہ کارروائی سے فائدہ اٹھانا چاہا اور بہت زور اس بات پر دیا۔ مگر عدالت نے پروانہ کی اور مقدمہ اس کے خلاف کر دیا اور مجھے ڈگری دے دی۔ میں جب نماز سے فارغ ہو کر گیا تو مجھے خیال تھا کہ شاید حاکم نے قانونی طور پر میری غیر حاضری کو دیکھا ہو۔ مگر جب میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں تو نماز پڑھ رہا تھا تو اس نے کہا میں تو آپ کو ڈگری دے چکا ہوں۔"

(حیات احمد ص 74)

احمدی پی ایچ ڈی احباب رابطہ کریں

ایسے احمدی احباب جنہوں نے اپنی تعلیم پی ایچ ڈی تک مکمل کر لی ہے یا کر رہے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ نظارت تعلیم سے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں اور اپنے مندرجہ ذیل کوائف بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

نام مع ولدیت، ایڈریس، فون نمبر، ای میل ایڈریس، مضمون Ph.D، یونیورسٹی، موجودہ پیشہ، پبلیکیشنز کی تفصیل اور تفصیلی CV

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

Info@nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

ضرورت میڈیکل آفیسر

(طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

ایسے میڈیکل آفیسر جو MBBS کر چکے ہیں ملازمت کے خواہشمند اور درج ذیل شعبوں میں دلچسپی رکھتے ہیں اور اپنی تعلیم میں مزید ترقی/اضافے کے خواہشمند ہوں، ان کے لئے ان شعبوں میں ٹریننگ حاصل کرنے کے سنہری مواقع ہیں:۔

1۔ کارڈیالوجی 2۔ کارڈیک سرجری
3۔ میڈیسن

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ان کو درج بالا شعبوں میں ایک سال کی ٹریننگ دی جائے گی۔ ٹریننگ مکمل ہونے کے بعد ان کو سرٹیفیکیٹ دیا جائے گا۔ خواہشمند ڈاکٹرز اپنی CV تعلیمی اسناد کی فوٹو کاپیاں اور درخواست ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام، اپنے صدر صاحب/امیر صاحب کی سفارش سے ارسال کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

حضور انور کے اہم پروگرام ۔ ایم ٹی اے پر

تاریخ	وقت	پروگرام
16جنوری2014ء	1:20 am	جامعہ احمدیہ یوکے کا سالانہ کانووکیشن 2013ء
16جنوری2014ء	5:55 am	نیوزی لینڈ پارلیمنٹ میں ریسپشن
16جنوری2014ء	7:15 am	جامعہ احمدیہ یوکے کا سالانہ کانووکیشن 2013ء
18جنوری2014ء	12:00 pm	ناگویا جاپان میں ریسپشن
18جنوری2014ء	11:25 pm	ناگویا جاپان میں ریسپشن
19جنوری2014ء	12:25 am	جامعہ احمدیہ یوکے کا سالانہ کانووکیشن 2013ء
19جنوری2014ء	6:25 am	ناگویا جاپان میں ریسپشن
19جنوری2014ء	8:30 am	جامعہ احمدیہ یوکے کا سالانہ کانووکیشن 2013ء
19جنوری2014ء	11:45 pm	گلشن وقف نو
19جنوری2014ء	1:40 pm	جامعہ احمدیہ یوکے کا سالانہ کانووکیشن 2013ء
19جنوری2014ء	8:05 pm	گلشن وقف نو
19جنوری2014ء	11:30 pm	گلشن وقف نو
20جنوری2014ء	12:25 am	جامعہ احمدیہ یوکے کا سالانہ کانووکیشن 2013ء
20جنوری2014ء	6:00 am	گلشن وقف نو
20جنوری2014ء	8:30 am	جامعہ احمدیہ یوکے کا سالانہ کانووکیشن 2013ء
21جنوری2014ء	12:00 pm	گلشن وقف نو
21جنوری2014ء	11:30 pm	گلشن وقف نو
22جنوری2014ء	5:50 am	ناگویا جاپان میں ریسپشن
22جنوری2014ء	6:20 am	گلشن وقف نو
22جنوری2014ء	11:40 am	ناگویا جاپان میں ریسپشن
22جنوری2014ء	3:25 pm	بیت الذکر کا افتتاح
22جنوری2014ء	8:00 pm	بیت الذکر کا افتتاح
22جنوری2014ء	11:25 pm	ناگویا جاپان میں ریسپشن
23جنوری2014ء	7:15 am	بیت الذکر کا افتتاح
25جنوری2014ء	12:00 pm	بیت الذکر کا افتتاح
25جنوری2014ء	11:25 pm	بیت الذکر کا افتتاح
26جنوری2014ء	6:20 am	بیت الذکر کا افتتاح
26جنوری2014ء	12:00 pm	گلشن وقف نو
26جنوری2014ء	8:00 pm	گلشن وقف نو
26جنوری2014ء	11:30 pm	گلشن وقف نو
27جنوری2014ء	6:20 am	گلشن وقف نو
28جنوری2014ء	12:00 pm	گلشن وقف نو
28جنوری2014ء	11:30 pm	گلشن وقف نو
29جنوری2014	6:20 am	گلشن وقف نو
2فروری2014ء	12:00 pm	طلباء آسٹریلیا کے ساتھ نشست
2فروری2014ء	8:00 pm	طلباء آسٹریلیا کے ساتھ نشست
2فروری2014ء	11:30 pm	طلباء آسٹریلیا کے ساتھ نشست
4فروری2014ء	12:00 pm	طلباء آسٹریلیا کے ساتھ نشست
4فروری2014ء	11:30 pm	طلباء آسٹریلیا کے ساتھ نشست
5فروری2014ء	6:20 am	طلباء آسٹریلیا کے ساتھ نشست
9فروری2014ء	12:00 pm	ناگویا جاپان اطفال کے ساتھ پروگرام
9فروری2014ء	8:00 pm	ناگویا جاپان اطفال کے ساتھ پروگرام
9فروری2014ء	11:30 pm	ناگویا جاپان اطفال کے ساتھ پروگرام
10فروری2014ء	6:20 am	ناگویا جاپان اطفال کے ساتھ پروگرام
11فروری2014ء	12:00 pm	خدام الاحمدیہ ناگویا ۔ ملاقات
11فروری2014ء	11:30 pm	خدام الاحمدیہ ناگویا ۔ ملاقات
12فروری2014ء	6:20 am	خدام الاحمدیہ ناگویا ۔ ملاقات
16فروری2014ء	12:00 pm	لجنہ جاپان سے ملاقات
16فروری2014ء	8:00 pm	لجنہ جاپان سے ملاقات
16فروری2014ء	11:30 pm	لجنہ جاپان سے ملاقات
17فروری2014ء	6:20 am	لجنہ جاپان سے ملاقات
18فروری2014ء	12:00 pm	لجنہ جاپان سے ملاقات
18فروری2014ء	11:30 pm	لجنہ جاپان سے ملاقات
19فروری2014ء	6:20 am	لجنہ جاپان سے ملاقات

اصل توحید محبت الٰہی سے حاصل ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’میں پھر اصل مطلب کی طرف آتا ہوں کہ اصل توحید کو قائم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو۔ اور یہ محبت ثابت نہیں ہوسکتی جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے، تو کبھی نہیں ہوسکتا کہ وہ شیریں کام ہو جاوے یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے۔ مگر مصیبت اور وقت پڑنے پر اس کی امداد اور دستگیری سے پہلو تہی کرے، تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اُس کے ساتھ محبت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں، بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ زبانی اقرار کوئی چیز نہیں ہے۔ نہیں۔ میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو۔ اور یہی (-) ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔ پس جو اس وقت اس چشمہ کے نزدیک نہیں آتا۔ جو خدا تعالیٰ نے اس غرض کے لیے جاری کیا ہے وہ یقیناً بے نصیب رہتا ہے۔ اگر کچھ لینا ہے اور مقصد کو حاصل کرنا ہے تو طالب صادق کو چاہئے کہ وہ چشمہ کی طرف بڑھے اور آگے قدم رکھے اور اس چشمہ جاری کے کنارے اپنا منہ رکھ دے اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کے سامنے غیریت کا چولہ اُتار کر آستانۂ ربوبیت پر نہ گر جاوے اور یہ عہد نہ کرلے کہ خواہ دنیا کی وجاہت جاتی رہے اور مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں، تو بھی خدا کو نہیں چھوڑے گا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار رہے گا۔ ابراہیم علیہ السلام کا یہی عظیم الشان اخلاص تھا کہ بیٹے کی قربانی کے لیے تیار ہو گیا اسلام کا منشاء یہ ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ ابراہیم بنو۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ:

ولی پرست نہ بنو۔ بلکہ ولی بنو
اور پیر پرست نہ بنو۔ بلکہ پیر بنو

تم اُن راہوں سے آؤ۔ بیشک وہ تنگ راہیں ہیں۔ لیکن اُن سے داخل ہو کر راحت اور آرام ملتا ہے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ اس دروازہ سے بالکل ہلکے ہو کر گزرنا پڑے گا۔ اگر بہت بڑی گٹھڑی سر پر ہو تو مشکل ہے۔ اگر گزرنا چاہتے ہو تو اس گٹھڑی کو جو دنیا کے تعلقات اور دنیا کو دین پر مقدم کرنے کی گٹھڑی ہے، پھینک دو۔ ہماری جماعت خدا کو خوش کرنا چاہتی ہے تو اس کو چاہیے کہ اس کو پھینک دے۔ تم یقیناً یاد رکھو کہ اگر تم میں وفاداری اور اخلاص نہ ہو تو تم جھوٹے ٹھہرو گے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور راستباز نہیں بن سکتے۔ ایسی صورت میں دشمن سے پہلے وہ ہلاک ہوگا جو وفاداری کو چھوڑ کر غداری کی راہ اختیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فریب نہیں کھا سکتا اور نہ کوئی اُس ے فریب دے سکتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ تم سچا اخلاص اور صدق پیدا کرو۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 138)

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم شریف احمد بانی صاحب

جماعت احمدیہ کے بے لوث فلاحی منصوبے

اور سیٹھ محمد صدیق بانی صاحب کے صدقات جاریہ

عقیل بن عبدالقادر ویلفیئر آئی ہسپتال

خاکسار 1968ء میں روزگار کی تلاش میں کراچی آیا اور یہاں مستقل رہائش اختیار کی اور گزشتہ 45 سال سے مجھے اس جماعت کا ایک ادنیٰ کارکن ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اس وقت محترم چوہدری احمد مختار صاحب جماعت کراچی کے امیر تھے۔ میں جب کراچی آیا تو خصوصی طور پر ان کی عاملہ کے دو بزرگوں سے میرا قریبی تعلق رہا۔ میرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نائب امیر تھے۔ پیشے کے لحاظ سے وکیل تھے۔ شروع میں تو کاروباری سلسلہ میں قانونی مشاورت کے لئے ان کے پاس آنا جانا رہتا تھا۔ لیکن بعد میں یہ تعلق محبت اور دوستی میں تبدیل ہوگیا۔ جو ان کی وفات تک قائم رہا۔ دوسرے بزرگ مولوی صدرالدین صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ تھے۔ لیکن خدمت خلق کے کاموں کے لئے ہر وقت کمر بستہ رہتے تھے۔ ان کو کراچی جماعت کے تمام مستحق اور غریب خاندانوں کا علم تھا اور سب سے ذاتی تعلق تھا۔ سب لوگوں کو مولوی صاحب پر اعتماد تھا کہ ان کے ذریعہ جو امداد ان تک پہنچے گی۔ اس کی تشہیر نہیں ہوگی اور کسی کی عزت نفس مجروح نہیں ہوگی۔ مولوی صاحب کو مجھ سے محبت تھی۔ میں نے ان کو کہہ رکھا تھا کہ جب بھی کوئی خدمت کا موقعہ ہو۔ مجھے بتائیں۔ چنانچہ مولوی صاحب کی وساطت سے خدمت خلق کی توفیق مل جاتی تھی۔

1982ء کی بات ہے۔ میں اپنے دفتر میں بیٹھا تھا۔ مولوی صدرالدین صاحب تشریف لائے اور کہا کہ امیر صاحب نے ایک خصوصی میٹنگ بلائی ہے اور آپ کو بھی بلایا ہے۔ ابھی میرے ساتھ چلیں۔ چنانچہ میں اسی وقت اٹھ کر ان کے ساتھ روانہ ہوگیا۔ وہ مجھے گلشن اقبال کے علاقہ میں لے گئے۔ وہاں مکرم امیر صاحب کے ساتھ 25/30 اور دوست بھی موجود تھے۔ وہ جگہ ایک بہت بڑا میدان تھی۔ جس کے گرد چار دیواری تو موجود تھی۔ لیکن عمارت کوئی نہیں تھی۔ امیر صاحب نے وہاں موجود احباب کو بتایا کہ یہ چار ہزار گز کا پلاٹ جماعت نے KDA سے بہت عرصہ پہلے ہسپتال بنانے کے لئے حاصل کیا تھا۔ اب اس کے چاروں طرف اچھی خاصی آبادی ہوگئی ہے۔ بعض مخالفین کی نظریں اس پلاٹ پر ہیں۔ وسائل کی کمی کی وجہ سے ابھی تک جماعت اس پلاٹ پر کوئی ہسپتال بنانے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ جبکہ دوسری طرف مخالفین نے حکومت کو درخواست دے رکھی ہے کہ چونکہ یہ لوگ ہسپتال نہیں بنا رہے۔ اس لئے ان کی الاٹمنٹ منسوخ کرکے پلاٹ ہمیں دے دیا جائے۔ ہم فوری ہسپتال بنادیں گے۔ یہ پلاٹ فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی کے نام پر رجسٹرڈ تھا۔ وہاں موجود احباب کی متفقہ رائے تھی کہ پلاٹ کو محفوظ رکھنے کے لئے فوری کارروائی کرنی چاہیئے۔ جب تک مکمل ہسپتال نہیں بنتا۔ ایک یا دو کمرے بنا کر ایک ڈسپنسری کی صورت میں کام شروع کر دیا جائے۔ جس سے مخالفین اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہوں۔ چنانچہ موقعہ پر موجود احباب نے وعدہ جات پیش کئے۔ خاکسار نے بھی اپنی استطاعت کے مطابق وعدہ لکھوا دیا اور اگلے روز احمدیہ ہال میں ادائیگی بھی کردی۔

غالباً 1996ء کے اواخر میں ایک دن مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب میرے دفتر تشریف لائے اور فرمایا کہ ایک نہایت ضروری کام ہے۔ میرے ساتھ چلو۔ وہ مجھے اپنے ساتھ اس جگہ لے گئے جہاں پندرہ سال پہلے مجھے مولوی صدرالدین صاحب لے گئے تھے۔ یہاں میں نے دیکھا کہ ایک نامکمل سی ایک منزلہ چھوٹی سی عمارت موجود تھی۔ جو شکستہ حالت میں تھی۔ محترم بیگ صاحب نے مجھے بتایا کہ جماعت نے ایک ڈسپنسری یہاں شروع کی تھی۔ لیکن بعد میں اس ڈسپنسری کی ایکٹویٹی بھی کم ہوتی گئی۔ اب مخالفین نے پھر سر اٹھایا ہے کیونکہ اب اس علاقہ میں پلاٹوں کی قیمتیں بہت زیادہ ہوگئی ہیں اور اس چار ہزار گز کے پلاٹ پر سب کی نظر ہے۔ دوسری طرف مخالفت اتنی شدید ہوگئی ہے کہ اگر اب جماعت نے کوئی ٹھوس قدم نہ اٹھایا تو پلاٹ جماعت کے ہاتھ سے نکل جانے کا اندیشہ ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ آپ اللہ کا نام لے کر عمارت کا کام شروع کروائیں اور عمارت جماعت کے شایان شان عمدہ معیار کی ہونی چاہیئے۔ جتنی رقم کی ضرورت ہوگی خاکسار اپنے والد میاں محمد صدیق بانی صاحب کی طرف سے پیش کردے گا۔ اس موقعہ پر ایک احمدی ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب بھی موجود تھے۔ انہوں نے ایکوپمنٹ (Equipment) جو ابتدائی طور پر آنکھوں کے ہسپتال کے لئے درکار ہوگا۔ اس کی فہرست بھی محترم بیگ صاحب کو لکھ کر دی۔ خاکسار نے گزارش کی کہ عمارت مکمل ہونے کے بعد ایکوپمنٹ خریدنے کی کارروائی بھی شروع کریں تاکہ ہسپتال کا کام فوری شروع کیا جاسکے۔ اس ایکوپمنٹ کی خریداری پر جتنی رقم خرچ ہوگی۔ اس خدمت کا موقعہ بھی مجھے ہی دیا جائے۔ محترم بیگ صاحب نے فرمایا کہ آپ امیر صاحب کراچی کے نام درخواست لکھ کر بھجوائیں۔ اگر ممکن ہو تو کچھ ادائیگی بھی کردیں۔ امیر صاحب مرکز ربوہ سے منظوری کے بعد کوئی جواب دے سکیں گے۔ تعمیل ارشاد میں خاکسار نے 10 مئی 1998ء کو امیر صاحب کی خدمت میں درخواست بھجوادی اور 5 جون 1999ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی طرف سے منظوری کی اطلاع موصول ہوگئی کہ حضور انور نے پیشکش عطیہ برائے عقیل بن عبدالقادر آئی ہسپتال حضور انور نے منظور فرمالی ہے۔ مرکز سے منظوری ملنے کے بعد ہسپتال کی تکمیل کا کام بڑی تیزی سے طے ہونے لگا اور 1999ء کے اواخر تک ہسپتال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہوگیا تھا اور ابتدائی ایکوپمنٹ بھی ہسپتال پہنچ چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل یہ ہوا۔ ایک احمدی آئی سپیشلسٹ، ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب کراچی کے عباسی شہید ہسپتال کے آنکھوں کے شعبہ کے انچارج تھے اور کراچی کے چوٹی کے آنکھوں کے ڈاکٹرز میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ انہوں نے اپنی خدمات ہسپتال کے لئے پیش کردیں۔ بعد میں ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب کو خدمت خلق کے اس کام میں اتنا مزا آیا کہ آپ نے عباسی شہید ہسپتال کی ملازمت ترک کرکے پورا وقت اس ہسپتال کو دے دیا۔

المہدی ہسپتال میں صدیق بانی آئی یونٹ

ڈاکٹر صاحب کی وجہ سے ہسپتال کی نیک نامی اور شہرت بڑی تیزی سے پھیل گئی۔ ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب وقفہ وقفہ سے مٹھی کے المہدی ہسپتال جا کر وہاں آئی کیمپ لگاتے تھے۔ جہاں دور دور سے مریض علاج کے لئے آکر مستفید ہوتے تھے۔ ایک دفعہ ڈاکٹر صاحب نے خاکسار کو بھی اپنے ساتھ مٹھی (تھرپارکر) چلنے کی دعوت دی۔ چنانچہ میں اور میرا بیٹا عزیزم مبشر احمد بانی، ہم دونوں بھی ڈاکٹر صاحب کے ساتھ مٹھی گئے۔ کراچی سے صبح نو بجے بذریعہ کار روانہ ہوکر تقریباً چھ یا سات بجے شام مٹھی پہنچے۔ دوران سفر ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ لیزر آپریشن کے لئے سارا ایکوپمنٹ ہر دفعہ کراچی سے ساتھ لے جانا پڑتا ہے اور پھر واپس لانا ہوتا ہے۔ یہ آلات بڑے نازک اور قیمتی ہیں اور دوران سفر ٹوٹ پھوٹ کا احتمال ہوتا ہے۔ اگر ہمیں یہ قیمتی آلات المہدی ہسپتال میں ہی مہیا ہوسکیں تو ہر دفعہ لانے لے جانے کا خطرہ ہم نہ لیں۔ چنانچہ خاکسار نے یہ آلات مہیا کردیئے۔ المہدی ہسپتال کے دو کمروں میں ان کے لئے جگہ بنادی گئی اور اس طرح اس ہسپتال میں صدیق بانی آئی یونٹ کا افتتاح ہوا۔ اس موقعہ پر خاکسار نے جناب ناظم صاحب ارشاد وقف جدید کی خدمت میں عرض کیا کہ المہدی ہسپتال میں آنکھوں کے شعبہ کے لئے جگہ ناکافی ہے اگر اس کے لئے ایک الگ عمارت بنادی جائے تو خاکسار خدمت کے لئے حاضر ہے۔ حضور پُرنور نے منظوری عطا فرمائی اور ایک شاندار عمارت صدیق بانی آئی یونٹ کے لئے علیحدہ تعمیر ہوگئی۔ جس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے 27/اگست 2006ء کو فرمایا۔ وقف جدید والوں نے ازراہ کرم خاکسار کو بھی شرکت کی دعوت دی اور خاکسار نے اپنے تمام اہل خانہ کے ہمراہ اس تقریب میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ الحمدللہ

ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب کے ساتھ تین چار دفعہ کراچی سے مٹھی جانے کا مجھے اتفاق ہوا۔ سارے دن کے سفر کے بعد مٹھی پہنچ کر ہم لوگ تھک جاتے تھے اور آرام کرتے تھے جبکہ ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب فوراً ہی مریضوں کو دیکھنے لگ جاتے تھے اور تین چار آپریشن بھی کر ڈالتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد ڈاکٹر صاحب وفات پاگئے۔ نہایت نفیس اور محبت کرنے والے انسان تھے۔ میں نے اپنی آنکھ کا موتیا کا آپریشن کروانا تھا۔ سارے ٹیسٹ وغیرہ مکمل ہو گئے۔ لیکن ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب آپریشن کی تاریخ نہیں دے رہے تھے۔ میں نے کئی دفعہ پوچھا تو کہنے لگے بانی صاحب مجھے آپ سے اتنی محبت ہے کہ میں آپ کی آنکھ کا آپریشن کرنے کی ہمت نہیں کررہا۔ حالانکہ میں نے ہزاروں آپریشن کئے ہیں۔ لیکن آپ کا آپریشن میں نہیں کرسکوں گا۔ میں نے محترم ڈاکٹر خالد تسلیم صاحب سے درخواست کی ہے۔ آپ کا آپریشن وہ کریں گے۔ چنانچہ ربوہ سے ڈاکٹر خالد تسلیم صاحب تشریف لائے اور میرا آپریشن کیا۔ ڈاکٹر صاحب کے اس جذبہ اور محبت کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہے اور میں ہمیشہ دل سے ان کی مغفرت کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

مکرم میرزا عبدالرحیم بیگ صاحب 16 ستمبر 1999ء کو وفات پاگئے۔ ہسپتال کے لئے کام کرنے والوں میں سب سے زیادہ فعال بیگ صاحب ہی تھے۔ آپ فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی کے چیئرمین بھی تھے۔ میں جب بھی ان کی عیادت کے لئے ان کے گھر جاتا مجھ سے ہسپتال کے بارہ میں ہی گفتگو فرماتے اور شدید خواہش کا اظہار کرتے کہ میں جلد ٹھیک ہوجاؤں اور ہسپتال کا افتتاح کیا جائے لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور محترم بیگ صاحب افتتاح سے پہلے ہی وفات پاگئے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتہائے بھارت کراچی تشریف لائے ہوئے تھے۔ 20 فروری 2000ء کو محترم صاحبزادہ صاحب نے ہسپتال کا افتتاح فرمایا۔ خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انتہائی مشکور وممنون ہے کہ آنکھوں کے شعبہ کو صدیق بانی ونگ کا نام دینے کی منظوری عطا فرمائی اور میں اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتا ہوں کہ اس کی دی ہوئی توفیق اور فضل سے ہسپتال کی تین منزلہ شاندار عمارت مکمل ہوئی اور بہترین آلات (Equipment) مہیا کرنے کی توفیق ملی۔ یہ تمام آلات بہترین اور اعلیٰ معیار کے ہیں اور یورپ اور امریکہ سے درآمد شدہ ہیں اور اب اس ہسپتال میں آنکھوں کی مختلف بیماریوں کی تشخیص اور ان کے علاج کے لئے درکار تمام بنیادی اور انتہائی جدید ٹیکنالوجی پر مبنی بیشتر ساز وسامان موجود ہے۔ اس ہسپتال میں کارنیا کی پیوند کاری بھی ہورہی ہے اور دیگر تمام سہولیات کے لئے بھی انتظامیہ کوشش کررہی ہے اور ارادہ ہے کہ مستقبل قریب میں اسے ایک ٹیچنگ ہسپتال بنادیا جائے۔

یہاں آئی بینک کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔ جنوری 2012ء میں ایک احمدی نوجوان مکرم احسن کمال صاحب کراچی میں دہشت گردی کا نشانہ بنے۔ انہوں نے آنکھیں عطیہ کرنے کے لئے رجسٹریشن کروائی ہوئی تھی۔ چنانچہ ان کی وصیت کے مطابق عقیل بن عبدالقادر ہسپتال کے توسط سے بغیر کسی معاوضہ کے ان کی دونوں آنکھیں دو ضرورتمند افراد کولگادی گئیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے احسن کمال مرحوم کو دو انسانوں کی زندگیوں میں روشنی کی کرن بننے کی توفیق عطا فرمائی۔ جن دو افراد کو آنکھیں لگائی گئیں۔ وہ دعائیں دیتے ہیں کہ جس شخص نے ہمیں نور دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں جگہ دے اور اس کے ماں باپ کو صبر دے۔

اس ہسپتال کی خاص بات جو اسے دوسرے تمام ہسپتالوں سے ممتاز کرتی ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ اس کا معیار کراچی کے کسی بھی بڑے ہسپتال کا مقابلہ کرتا ہے۔ لیکن چارجز اتنے کم ہیں کہ ایک غریب آدمی بھی یہاں علاج کرواسکتا ہے اور اگر کوئی شخص ایسا ہو جو یہ کم سے کم چارجز بھی ادا کرنے کی سکت نہیں رکھتا۔ تو ایسے شخص کا علاج مفت کیا جاتا ہے اور محض پیسوں کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آج تک کسی مریض کو واپس نہیں کیا گیا۔ ہسپتال میں فارمیسی اور لیب کی سہولت بھی میسر ہے۔ جہاں انتہائی کم چارجز پر خدمات مہیا کی جاتی ہیں۔ اسی طرح عینکوں کے لئے آپٹیکل شاپ بھی موجود ہے۔ جہاں انتہائی کم قیمت پر عمدہ چشمے دستیاب ہیں۔

بیگم زبیدہ بانی ڈینٹل سرجری

آنکھوں کے علاج کی طرح دانتوں کے علاج کی ضرورت بھی بہت زیادہ ہے۔ ساری دنیا میں دانتوں کا علاج بہت مہنگا ہے۔ جس کی وجہ سے ایک عام غریب یا متوسط درجہ کے آدمی کو بڑی مشکل ہوتی ہے۔

کافی عرصہ قبل خاکسار نے جماعت کی خدمت میں درخواست پیش کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ہسپتال میں کافی جگہ ہے۔ اس کے ایک حصہ میں ایک علیحدہ عمارت تعمیر کرکے وہاں دانتوں کا شعبہ قائم کیا جائے۔ جماعت اور ہسپتال کی انتظامیہ نے بڑی مہربانی کی اور میری درخواست منظور فرمائی۔ چنانچہ نئی عمارت کے لئے نقشہ بنانے اور پھر اسے منظور کروانے میں کافی وقت لگ گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ گزشتہ تین چار سال میں یہ سارا کام مکمل ہوگیا اور ایک خوبصورت تین منزلہ عمارت تیار ہوگئی۔ گراؤنڈ فلور پر لیب اور آپٹیکل شاپ قائم کی گئی۔ دوسری منزل پر دانتوں کا شعبہ ہے۔ بوڑھے اور کمزور مریضوں کی سہولت کے لئے لفٹ کا انتظام بھی ہے اور جنوری 2012ء سے بیگم زبیدہ بانی ڈینٹل سرجری کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ جس میں دانتوں کے امراض کے علاج اور سرجری کی تمام سہولیات موجود ہیں۔ جو عام آدمی کی پہنچ میں ہیں اور غریب آدمی بھی دانتوں کے علاج کی جدید سہولیات سے مستفیض ہوسکتا ہے۔ ہمارے ہسپتال میں منہ اور جبڑوں کی سرجری، ٹیڑھے دانتوں کو سیدھا کرنا، مستقل دانت لگانا، بچوں کے دانتوں کی ڈینٹسٹری وغیرہ کی سہولت موجود ہے۔ جملہ آلات جراحی حفظان صحت کے عالمی اصولوں کے مطابق جراثیم سے پاک اور بہترین آپریشن تھیٹر موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ہسپتال میں کسی بھی بڑے اور اچھے ہسپتال میں دستیاب تمام جدید سہولیات مہیا ہیں۔ جبکہ چارجز اتنے کم رکھے گئے ہیں کہ ایک عام غریب آدمی بھی آسانی سے بہترین علاج کی سہولت حاصل کررہا ہے۔ کیونکہ ہمارا مقصد پیسہ کمانا نہیں ہے بلکہ صرف اور صرف خدمت خلق ہے۔

ایک بات کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ ہمارے احمدی ڈاکٹر صاحبان اگر اس طرف توجہ فرمائیں اور خدمت خلق کے جذبہ کے تحت فضل عمر ہسپتال ربوہ، طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ اور عقیل بن عبدالقادر ہسپتال کراچی کے لئے وقت نکالیں تو جہاں یہ انسانیت کے لئے آپ کی عظیم خدمت ہوگی۔ آپ کے اپنے لئے ثواب دارین حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ خدمت خلق کے ان اداروں میں کام کرنے والے تمام افراد کو بہترین اجر دے اور ان سب کا دین اور دنیا دونوں سنوار دے۔ میرے ماں باپ کی بھی مغفرت فرمائے اور مجھے بھی توفیق دے کہ خدمت خلق کے کام کرسکوں۔ آمین

مکرم لطیف احمد شاہد کاہلوں صاحب

لندن، سپین اور ناروے کی سیر اور احوال سفر

2009ء کی بیماری کے بعد میں جسمانی طور پر بہت کمزور ہوچکا تھا۔ زیادہ وقت گھر پر ہی گزارتا تھا۔ ذہنی طور پر بھی اب میں کسی سفر کے لئے تیار نہ تھا۔ مگر اس سال کے شروع میں عزیزم شاہد محمود کاہلوں مربی سلسلہ نے اصرار کرنا شروع کیا کہ میں اور اُن کی والدہ ناروے میں اس کے پاس آئیں۔ اُن کی والدہ نے بھی میری ہمت بندھائی۔ اپریل 2013ء میں ہمارا Schengen ویزا لگ گیا۔ برطانیہ کا ویزا پہلے سے لگا ہوا تھا۔ 9 مئی 2013ء کولندن کے لے روانہ ہوگئے۔ پیارے حضور امریکہ اور کینیڈا کے دورے پر تھے مئی کے آخر پر تشریف لائے عزیزم شاہد ناروے سے اور کینیڈا سے بیٹی امۃ القیوم بھی آگئی۔ 31 مئی کو ہم سب کی حضور سے ملاقات ہوئی۔ ایک نئی زندگی مل گئی اب تک اس کا سرور باقی ہے۔ مکرم مبارک احمد چوہدری جو شاہد کے خالو ہیں کی بیٹی کی شادی تھی۔ حضور بھی ازراہ شفقت اس میں تشریف لائے اور مجھے بھی حضور کے ساتھ کھانے کی میز پر بیٹھ کر کھانا کھانے کا موقع مل گیا۔ اس طرح ایک اورخوشی کا موقع میسر آگیا۔ ہم تین ہفتے لندن میں ٹھہرے اور اس عرصہ میں دو مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور بیگم صاحبہ کی قبر پر جانے اور دعا کی توفیق ملی۔ ادھر شاہد نے میرے ہلکے سے اشارے سے یہ تاڑ لیا کہ مجھے سپین دیکھنے کا شوق ہے چنانچہ اس نے سپین کے لئے بھی ہوائی جہاز کی ٹکٹ لے لی۔ شادی وغیرہ سے فارغ ہو کر ہم لندن سے روانہ ہو کر سپین پہنچ گئے۔ عزیزم شاہد محمود نے پہلے سے گاڑی کرایہ پر بک کروارکھی تھی۔ ہم گاڑی لے کر رات بارہ بجے پیدروآباد بیت بشارت میں پہنچ گئے۔

سپین میں ہمارا تین دن کا پروگرام تھا 7 جون کو ہم بیت بشارت سے قرطبہ مسجد دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے۔ قرطبہ وہاں سے زیادہ دور نہ تھا۔ اضافی شہر کے بعد ایک دریا قرطبہ کے دامن میں بہتا ہے۔ ہم پیدل پل پر سے گزرے تو سامنے سارا شہر اور مسجد قرطبہ کا ماحول نظر آیا جلد ہی ہم مسجد میں پہنچ گئے یہ وسیع اور بلند وبالا مسجد جو بڑے بڑے مضبوط گول ستونوں پر بنی ہوئی ہے آج بھی اپنی عظمت رفتہ کی گواہی دیتی ہے۔

اب وہ مسجد کم اور چرچ زیادہ ہے اور اس کا نام بھی اب مسیت چرچ ہے۔ میں مسجد میں گھوما پھرا مگر میرا دل ودماغ ایک شدید اضطراب اور دکھ محسوس کر رہا تھا اور اسی دکھ کو لے کر ہم مسجد سے باہر آئے۔ یہ قرطبہ مسلمان شاہان کا آباد کردہ شہر تھا۔ ایک بگھی کرایہ پر لی۔ بگھی بان ہمیں مختلف گلی کوچوں میں لئے پھرا۔ کچھ مسلمانوں کے خاص مقام اور مکان کی بھی بتاتا رہا۔ قرطبہ کی گلی بازار صاف ستھرے اور کشادہ تھے ہم ایک گھنٹہ گھومنے کے بعد بیت بشارت میں واپس آگئے۔

اگلا دن 8 جون تھا آج ہم غرناطہ کے محلات دیکھنے نکل گئے۔ ہم بارہ بجے غرناطہ پہنچے۔ یہ محلات دو حصوں میں آمنے سامنے دو پہاڑیوں پر ہیں اور ان کی وسعت اور مکانیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہم 6 گھنٹے تک ان محلات میں پھرتے پھراتے رہے مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے پورے محلات کی سیر کر لی ہے۔ یہاں قرطبہ کے نظارہ سے ہمیں مختلف نظارہ نظر آیا۔ یہ محلات پے در پے اٹھتے ہوئے پہاڑوں پر بنائے ہیں جن کا سلسلہ دور تک نظر آتا تھا۔ بلند پہاڑوں سے چشموں کا صاف شفاف پانی ان محلات کی پیاس بجھانے کے لئے ہر وقت جاری وساری ہے۔ نمازیوں کے وضو کے لئے حوض ہیں جن کے اردگرد فوارے پانی اگل رہے ہیں۔ نیچے غرناطہ شہر دکھائی دیتا ہے۔ محلات کی تازگی مرور زمانہ کی وجہ سے ماند پڑگئی ہے۔ مگر جس بات کی وجہ سے میں آج بھی ورطہء حیرت میں ہوں۔ وہ اس دور کے مسلمان بادشاہوں کی فن تعمیر سے دلچسپی ہے۔ اس کے ہر درودیوار پر انہوں نے ان گنت دفعہ **لاغالب الااللہ** لکھوار کھا ہے۔ آپ جہاں چاہیں جدھر چاہیں جائیں آپ کو یہ "**لاغالب الا اللہ**" ہی نظر آئے گا۔

غرناطہ کے سفر کے دوران مجھ پر یہ بھی کھلا کہ سپین میں زیتون کے باغات کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ اگر سینکڑوں نہیں تو بیسیوں میل پر متواتر زیتون کے باغات چلے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ زیتون کے درخت کی کم از کم عمر پانچ سو سال ہوتی ہے۔ سپین کے مختلف حصوں میں مختلف پھلوں کی بہتات ہے مثلاً بعض حصوں میں مالٹا بعض میں انگور اور کیلا اور دیگر پھل کثرت سے ہوتے ہیں۔ ہم نے وہاں گندم کے گھنے کھیت بھی دیکھے۔ سپین کا موسم شدید گرم اور شدید سرد بھی ہوجاتا ہے اس کا درجہ حرارت 40 درجے سینٹی گریڈ سے اوپر نکل جاتا ہے۔ اس کے میدانی علاقے پاکستان سے مشابہ ہیں۔ ہم اگرچہ جون میں سپین میں گئے جب

کہ شدید گرمی متوقع تھی لیکن خدا کا کرنا کہ ہمارے اس سفر کے دنوں میں موسم نہایت خوشگوار رہا۔ جس سے مقامی لوگ بھی لطف اندوز ہو رہے تھے۔

اگلے دن 9 جون کو ہم واپسی کے لئے بیت بشارت سے روانہ ہوئے۔ مجاہد سپین حضرت مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر کی آخری آرام گاہ پر دعا کی اور واپس روانہ ہوئے قرطبہ راستے میں پڑتا تھا خیال پیدا ہوا کہ آج الحمراء محل بھی دیکھ لیا جائے۔ ہم شہر میں چلے گئے۔ شہر کے شروع میں ہی دریا کے ساتھ الحمراء ہے۔ جواب مرور زمانہ کی وجہ سے ایک کھنڈر ہی تو ہے۔ اس کے بعض حصوں کو انتظامیہ نے سیاحوں کے لئے آراستہ کر رکھا ہے۔ باقی میں کبوتر وغیرہ ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں۔

الحمراء کے ساتھ ایک سبزہ زار ہے جس میں ایک بڑا سا حوض ہے جس کے کناروں پر فوارے شفاف پانی اگل رہے ہیں۔ پودے اور درخت نہایت عمدہ طریق سے اگائے گئے ہیں کثرت سے پھول بھی ہیں۔

واپسی پر راستے سے ذرا ہٹ کر وہ شہر تھا جس سے ہم سپین میں داخل ہوئے تھے اس کا نام غالباً Sawlla ہے۔ یہاں قرون وسطیٰ کی مسلمانوں کی ایک اور بڑی مشہور مسجد ہے۔ اس کا مینار اس لحاظ سے تاریخی شان رکھتا ہے کہ کسی وقت اس بلند مینار پر ایک گھڑ سوار اوپر جا کر اذان دیا کرتا تھا۔ ہم اس مسجد اور مینار کو دیکھنے کے لئے چلے گئے یہ مسجد بہت دور شہر کے اندرونہ میں ہے بہت سا پیدل چلنا پڑا۔ ہم بہت لیٹ ہو چکے تھے یہ رات کے بارہ بج چکے تھے مسجد میں اندر جانا ممکن نہ تھا مسجد کو چاروں طرف سے گھوم پھر کر دیکھا۔ اور اس کا تاریخی مینار بھی دیکھا۔ اب ہمیں واپسی کے لئے دوسرے شہر میں ائیر پورٹ پر جانا تھا۔ رات تین بجے وہاں پہنچے کرایہ کی گاڑی واپس کی اور صبح 5 بجے جہاز پر بیٹھ کر ہم عازم ناروے ہوئے۔

10 جون کو ہم اوسلو ائیر پورٹ پر اترے جماعت کے ایک دوست مکرم محمد احمد صاحب مبارک کے ساتھ مشن ہاؤس پہنچ گئے۔

ناروے میں ہمارا قیام قریباً اڑھائی ماہ تک رہا۔ ناروے میں قدرتی مناظر اور چشمے، جھیلیں دریا، آبشاریں زیر زمین سرنگیں اور بل کھاتی ہوئی سڑکیں ہر موڑ پر ایک نیا نظارہ پیش کرتی ہیں۔ 15 مئی سے 15 ستمبر تک یہ نظارے جوبن پر ہوتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے کئی ممالک کے سفر کئے مگر ان کو ناروے سب سے زیادہ پسند آیا تھا۔

عزیزم شاہد محمود نے ہمارے ساتھ تین دن کی سیر کا پروگرام بنا لیا۔ اپنے بچے بھی ساتھ لئے اور ہمیں جی بھر کر ناروے کی سیر کروائی جگہ جگہ ان گنت موڑ اور زیر زمین سرنگوں کی کثرت نے قبضہ جما رکھا تھا۔ ایک ہی دن میں ہم کم از کم 60 میل سرنگوں میں سے گزرے ہوں گے ساتھ ساتھ بل کھاتے ہوئے دریا۔ کبھی سمندر اور کبھی جھیلیں مزید حسن بکھیر رہی تھیں۔ ایک اکیلی سرنگ 24 کلومیٹر تھی۔ ایک جھیل ایسی بھی تھی کہ جس کے چاروں طرف ڈھلوان پہاڑوں نے اپنے پاؤں پسار رکھے تھے۔ اور ان کے سروں پر برف کی پگڑیاں تھیں اور سینے پر دودھیا چشموں کی نہریں جھیل کا پیٹ بھرنے کے لئے اتر رہی تھیں ہم یہاں کھڑے قدرت کے نظارے دیکھتے رہے۔ ایک جگہ دس منزلہ کوئین الزبتھ دیوہیکل بحری جہاز آہنی رسوں سے جکڑا ہوا بھی دیکھا۔ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے رہے۔ تین دنوں میں ہم نے تقریباً تیس 30 گھنٹے گاڑی پر ناروے کی سیر کی۔

مجھے شروع سے ہی دعوت الی اللہ کا جنون ہے پاکستان میں تو ہمیں دعوت الی اللہ سے روک دیا گیا ہے۔ ناروے میں میں نے حضرت مسیح موعود کا پیغام پہنچانے کے لئے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس سیر کے دوران جہاں بھی کوئی گنجائش نکلی تو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

اوسلو میں ایک بڑی وسیع اور معلوماتی نمائش Sultans of Science لگی ہوئی تھی جس میں قرون وسطیٰ کے مشہور سائنس دانوں کی ایجادات متعارف کروائی گئی تھیں اس میں اکثر وبیشتر مسلمان سائنس دانوں کی ایجادیں تھی۔ اس موقع پر مکرم ومحترم سید کمال یوسف صاحب سابق مربی سکینڈے نیویا ہمارے ساتھ تھے مجھے بتایا گیا کہ یہاں مکرم ڈاکٹر عبدالسلام کی فوٹو بھی ہے۔

ناروے کے شمال میں ناروے ہی میں قطب نما شمالی کا وہ علاقہ ہے جہاں چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات بھی آتی ہے۔ اس سفر کی ایک عظیم برکت اور انوکھی سعادت جو مجھے حاصل ہوئی یہ ہے کہ ناروے میں ہی اوسلو شہر سے قریباً ایک گھنٹہ کی ڈرائیو پر ایک مقام ہے جس کو نہ صرف End Of The World (دنیا کا کنارہ) کہا جاتا ہے بلکہ یہاں ایک معروف جگہ پر اس نام کا بورڈ بھی لگا دیا گیا ہے۔ عزیزم شاہد نے اپنے بچوں سمیت ہمیں وہ مقام دکھانے کا پروگرام بنا لیا۔ اس موقع پر میرے ذہن میں حضرت مسیح موعود کا الہام

''میں تیری (۔) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔''

گھوم گیا اور میرے دل میں شدید تڑپ پیدا ہوئی کہ اس زمین کے کنارے پر کسی کو بالمشافہ (دعوت الی اللہ) پہنچانے کی توفیق مل جائے چنانچہ جونہی ''End of the World'' کے بورڈ کے پاس کوئی دس گز کے فاصلے پر ہماری گاڑی رکی۔ میں گاڑی سے باہر آیا اور ساتھ ہی ایک ادھیڑ عمر کے میاں بیوی کی طرف چلا گیا ان کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی اور دریافت کیا کہ کیا وہ انگلش جانتے ہیں۔ (ناروے میں بہت کم لوگوں کو انگلش آتی ہے) جب انہوں نے ہاں میں جواب دیا تو میں نے کہا کہ میں پاکستان سے آیا ہوں میرے پاس ایک نہایت ضروری پیغام ہے میں وہ آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ وہ میری طرف متوجہ ہو گئے تو میں نے انہیں مختصر طور پر حضرت مسیح موعود کے ظہور کی خبر دی۔ انہوں نے میرا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد ایک فرلانگ کے فاصلے پر یہاں زمین ختم ہو جاتی ہے اور سمندر شروع ہو جاتا ہے وہاں ایک مرد اور دو عورتیں سمندر کے عین کنارے پر آرام کر رہے تھے میں ان کے پاس بھی چلا گیا اور ذرا تفصیل سے حضرت مسیح موعود کی آمد کا بتایا۔ انہوں نے بڑے اطمینان سے میرا پیغام سنا۔ میں نے شکرانے کے دو نفل پڑھے۔

ناروے میں مختلف مذاہب کے مراکز میں جانے کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ کسی بھی مذہب میں مجھے کوئی مذہبی شخص خوش نظر نہیں آیا۔ خارجی طور پر اپنے مذہب کا پرچار کرنے کا تو ان کے دل سے خیال ہی نکل چکا ہے۔ بس ایک لاشے کی طرح حال مست چال مست کی کیفیت پیدا ہو چکی ہے۔ سکھ مت والے البتہ اپنی نئی نسل کو سنبھالنے کے لئے فکرمند نظر آئے۔

اس کے مقابل پر جماعت احمدیہ ناروے بہت متحرک نظر آئی۔ آئے دن جماعت کے تربیتی پروگرام چل رہے ہیں لجنہ اپنے طور پر عورتوں اور بچوں کے لئے پروگرام چلا رہی ہے۔ کبھی اجتماع کبھی قرآن کلاس ہے، احباب جماعتی امور کی انجام دہی کے لئے دفتر میں روزانہ حاضر ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی نمائشیں لگائی جا رہی ہیں۔

جماعت ناروے کے پاس نہایت معروف جگہ پر جماعت کے حجم سے بہت بڑی اور خوبصورت بیت الذکر ہے جس کا رقبہ کم وبیش تین ایکڑ ہو گا۔ اس میں علاوہ عورتوں کے پروگراموں اور نماز کے لئے وسیع ہال بھی ہے۔ بیسمنٹ کا بڑا ہال مختلف اجتماعی پروگراموں کے کام آتا ہے۔ دوسری منزل پر لجنہ کے ہال کے ساتھ ان کی لائبریری اور ایک طرف جماعت کے دفاتر ہیں۔ مردوں کی لائبریری علیحدہ ہے ساتھ ہی وسیع مربی ہاؤس ہے۔ بیت الذکر کے ایک طرف سے اگر موٹر وے گزرتی ہے تو دو اطراف میں مصروف ترین سڑکیں ہیں بیت الذکر کے پاس ہی ایک پبلک لائبریری ہے۔ مارکیٹ ہے۔ اس کے لئے احباب نے خوب مالی قربانی کی ہے اگر ایک نے اس وسیع بیت الذکر میں بہترین قالین بچھوا دیا ہے۔ تو دوسرے نے بیت الذکر اور مربی ہاؤس اور دفاتر کے لئے نہایت عمدہ فرنیچر مہیا کر دیا ہے۔ خدا کے ایک بندے نے تو اللہ کے گھر کی خاطر اپنا گھر ہی بیچ ڈالا۔ ایک نوجوان نے ٹیکسی محض بیت الذکر کی تعمیر کے لئے چلائی۔ مستورات کو تحریک کی گئی انہوں نے اپنے زیورات اتار کر پیش کر دیئے۔ یہ جذبہ اور ایمان کے یہ نظارے صرف اور صرف جماعت احمدیہ کا ہی مقدر ہے۔

آخر پر یہ بھی ذکر کر دوں کہ یہ چھوٹی سی جماعت جامعہ احمدیہ کے لئے گیارہ واقفین نو بچے پیش کر چکی ہے بعض جامعہ احمدیہ سے نکل کر میدان عمل میں آ چکے ہیں اور کچھ جامعہ میں زیر تعلیم ہیں۔ اس موقع پر یہ ناشکری ہو گی اگر ہمارے قیام کے دوران افراد جماعت نے ہم سے محبت کا جو اظہار کیا اس کا شکریہ ادا نہ کیا جائے۔

بقیہ صفحہ 6

نے لگوایا اور جب پیسے دوں وہ نوجوان نہ لے۔ وہیں قریب ہی کھڑے ایک بزرگ نے کہا یہ اس علاقے کی تیسری نسل ہے مگر چوہدری محمد صفدر گھمن کے اس احسان کو نہیں بھولی جو اس نے ان غرباء پر کیا تھا جس نے بے گھروں کو گھروں والے بنا دیا تھا۔ افسوس پر آئے ہوئے انہی علاقوں سے ایک بزرگ نے روتے ہوئے کہا تھا محمد صفدر نہیں بلکہ سرگودھا کا سکندر اعظم گزر گیا ہے۔ یہ خراج تحسین دراصل احمدیت کو ہے اور احمدیت کے تابناک مستقبل کی ایک چھوٹی سی جھلک ہے۔ مکرم چوہدری محمد صفدر صاحب گھمن جو کہ خاندانی لحاظ سے بھی، زمیندارے کے لحاظ سے بھی ایک خاص مقام رکھتے تھے کہ سیاسی اثر و رسوخ کا اندازہ آپ اس سے لگائیں کہ پابندیوں سے پہلے آپ کے بڑے بھائی مکرم محمد اعظم صاحب گھمن آف سمبڑیال ایم این اے منتخب ہوئے تھے۔ باوجود دنیاوی عزت وعظمت اور بلندی ہونے کے آپ کی حالت اس ٹہنی کی مانند تھی جو پھلوں سے لدی ہوئی ہو اور پھلوں کے بوجھ سے جھکی ہوئی ہو۔

جو اعلیٰ ظرف رکھتے ہیں ہمیشہ جھک کے ملتے ہیں
صراحی سرنگوں ہو کر بھرا کرتی ہے پیمانہ

ابن کریم

کچھ نیک باتیں مکرم چوہدری محمد صفدر گھمن صاحب کی

مکرم چوہدری محمد صفدر گھمن صاحب عام انسانوں سے جسمانی ساخت کے لحاظ سے نمایاں تھے۔ یعنی بھاری جسم دراز قد اور بڑی بڑی آنکھیں غرضیکہ ایک بارعب اور دبنگ شخصیت کے حامل شخص تھے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے گھریلو قسم کا تعلق اس وقت بنا جب آپ کا ہونہار پوتا عزیزم محمد اطہر مدرسۃ الحفظ میں میرا شاگرد تھا۔ میں نے بچے کو سعادت مند اور نہایت ذہین پایا تو روزانہ کی ڈائری پر اس کے سٹڈی کو معمولات کو بہتر کرنے کی طرف توجہ دلائی اور لکھا کہ اس بچے میں بڑی صلاحیت ہے اور حفظ قرآن کے لئے قرآن کریم ہی کے الفاظ میں میں والدین کو بتا تا رہتا تھا کہ صبح کے وقت قرآن کریم کا پڑھنا خدا کے حضور مقبول ہے اس سے استدلال کرتے ہوئے توجہ دلائی۔ چند دنوں میں ہی بچے کی کارکردگی میں نمایاں فرق پڑنا شروع ہوگیا۔ عزیزم محمد اطہر نے نہ صرف اپنا معیار اچھا کیا بلکہ مقابلے والے لڑکوں میں شامل ہوگیا۔ یہاں تک رحمۃ للعالمین ایوارڈ میں دوسرے نمبر پر آ گیا بہت ساری برکتوں خوشیوں اور مبارکبادیوں کے ساتھ اسے مدرسۃ الحفظ کی سالانہ تقریب میں مبلغ 15 ہزار روپے انعام دیا گیا۔ جب مکرم چوہدری صاحب کی وفات کے موقعہ پر ان کے ہاں تعزیت کے لئے گیا تو معلوم ہوا کہ ان کے سعادت مند بیٹے نے اپنے والد گرامی کی شدید علالت کی وجہ سے کویت کی بہت ہی مناسب اور اچھی روزگار کو خیرباد کہہ دیا اور اس بات کو ترجیح دی کہ میں اپنے والد کی خدمت کروں۔

آپ کے اس سعادت مند بیٹے حیدر گھمن نے روتے ہوئے ان یادگار دنوں کا ذکر کیا کہ میرے بیٹے حافظ محمد اطہر کی نمایاں کامیابی میں اباجی کی دعاؤں کا دخل بھی تھا جو سرپرستی راہنمائی کچھ اس طرح کرتے تھے کہ صبح جب تین بجے اٹھتے تھے تو اطہر کو بھی اٹھا لیتے تھے اور اس طرح اس بچے کا علی الصبح تہجد کے وقت قرآن پڑھنا خدا کے حضور اس طرح بھی مقبول ہوا کہ اسے ظاہری انعام سے بھی نوازا گیا۔ تہجد جس کا معمول ہو وہ نماز کا پابند تو یقیناً ہوتا ہی ہے۔ گھر پر ایسا شفقت کا ہاتھ رکھا تھا کہ پوتوں کی تربیت پر اچھا اثر پڑا بلکہ وہ دینی اور دوسری تعلیمات میں نمایاں ہونے لگے۔ تو یہ آپ کی توجہ دعاؤں اور نگرانی کا ثمرہ تھا۔

آپ بنیادی طور پر چک نمبر 41 جنوبی ضلع سرگودھا سے تعلق رکھتے تھے۔ اچھی زرخیز زمین کے آپ مالک تھے۔ زرخیزی کا آپ اندازہ لگائیں کہ دس بارہ ایکڑ تو اعلیٰ قسم کے کینو کے باغ کے آپ مالک تھے۔ اقلیت قرار دیئے جانے اور پھر آرڈیننسوں کی وجہ سے بہت مشکلات آئیں۔ نڈر اور بہادر انسان ہونے کی وجہ سے اور پھر ظاہری ہیئت جو آپ کو عام آدمی سے ویسے ہی ممتاز کر دیا کرتی تھی۔ نظام جماعت میں عزت وعظمت اور قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے اکثر بڑے خطرے والی جگہوں پر شہر میں بھی جہاں آگیں لگی ہوئی ہوتی تھیں مکرم امیر صاحب ضلع سرگودھا آپ کو بھجوا کر مطمئن ہو جایا کرتے تھے بلکہ مکرم محمد حیدر گھمن صاحب کی زبانی یہ بھی معلوم ہوا ہے آپ کو تخت ہزارہ یا اور مختلف جگہوں پر جہاں شدید مخالفتیں تھیں وہاں بھی بھجوایا جاتا تھا۔

مکرم حیدر گھمن صاحب نے بتایا کہ اس زمانے میں گورنمنٹ کے بعض نہایت ہی ظالمانہ قوانین کی وجہ سے ہماری 131 ایکڑ وہ زمین جس میں اچھی فصل ہوتی تھی کئی ایکڑ پر کینو کے باغ کی فصل تیار ہوتی تھی ہم سے چھین لی گئی۔ میں اس وقت گیارہویں کا طالب علم تھا بعض دفعہ جذباتی ہو جاتا تو فرمایا کرتے یہ سختیاں اس کی خاطر برداشت کر رہے ہیں اس لئے جزا بھی وہی دیتا ہے اور رزق بھی اس کے پاس ہے وہ ضرورت کے مطابق اتارتا رہتا ہے۔

بہرحال آزمائش اس قدر شدید تھی زرعی زمین تو ہتھیائی گئی اب اگلا امتحان یہ ہوا کہ جس گھر میں ہم لوگ سالوں سے رہ رہے تھے وہیں پلے بڑھے تھے اس کو بھی بیلف کے ذریعہ خالی کروالیا گیا۔ اب اندازہ لگالیں اتنا بڑا زمیندار ماحول تعارف اور عزت ہر طرح ستائے اور دکھ دیئے گئے مگر آفرین اس عظیم الشان تعلیم کی اور اس تعلیم پر کاربند ہونے والے کی۔ نہ آہ کی نہ بچوں کو آہ بھرنے دی۔ چنانچہ ہم نے فیکٹری ایریا میں کرائے کا مکان حاصل کرلیا اور وہاں رہنا شروع ہوگئے۔ عجیب یہ اتفاق اور نظام خلافت کی برکت کہ ان دکھوں اور آراموں میں بھی خداتعالیٰ نے تسکین کے سامان پیدا فرمائے اور خلافت کے اس شیدائی باپ کی برکت سے ہمارے خوف خداتعالیٰ نے امن میں باوجود بے سروسامانی ہونے کے دور کر دیئے۔

بعد میں کچھ تھوڑی سی زمین جو بچ رہی تھی گاؤں کے ایک نوجوان نے اصرار کر کے لی کہ میں اس پر سبزی کاشت کروں گا۔ چنانچہ اباجان نے اس کو دے دی قدرت خدا کی اس میں خدا نے اتنی برکت ڈالی کہ وارے نیارے ہوگئے۔ اس تھوڑی سی زمین سے تمام اخراجات نکال کر ہم دونوں گھروں یعنی کاشت کرنے والے اور ہمارے گھرانے کو چالیس چالیس ہزار روپے کی بچت ہو گئی۔ اس حیرت انگیز خدائی نصرت پر اباجان نے پھر یاد دلایا بیٹا دیکھا آسمان والے نے رزق کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اس خدا نے جس کی خاطر ہم نے اپنے حق چھوڑ دیئے اس نے ہمیں نہیں چھوڑا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نظام وصیت کی نئے سرے سے یاددہانی کروائی تو وصیت کے عظیم الشان نظام میں شامل ہو گئے زمین جو پہلی زمین کے چھن جانے کے بعد وہیں اسی علاقے میں ہم نے پندرہ ایکڑ خرید لی تھی اس کا حساب کتاب کیا گیا تو اباجان کے ذمہ سوا چھ لاکھ روپے بنتے تھے۔ ہم نے پائی پائی کا حساب چکا دیا۔ اس وجہ سے آپ بہت خوش تھے کہ کس طرح خداتعالیٰ نے میری اولاد کے ذریعہ میرا یہ بوجھ ہلکا کیا اور میں اس عظیم الشان مالی جہاد میں شامل ہوا ہوں۔

حیدر گھمن صاحب کہتے ہیں میرے والد اور والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کی شادی 1947ء میں ہوئی تھی۔ شادی کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا۔ قریباً سال ڈیڑھ سال کا ہوگا امی جان سمبڑیال یعنی ہمارے ددھیال گئی ہوئی تھیں ہمارا بھائی وہیں بیمار ہوا اور ان زمانوں میں صحیح علاج معالجے نہ ہونے کی وجہ سے وہ وہیں وفات پا گیا۔ اولاد کا غم بڑا گہرا گھاؤ ہوتا ہے اور یہ زخم ایسا نہیں جو مندمل ہو سکے۔ خیر میرے ماں باپ نے صبر کیا اور خدا کی رضا پر راضی رہے۔ ؎

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

کا سبق دہراتے رہے۔ خدا نے فضل کیا اس کے بعد بیٹی عطا کی یعنی میری بڑی بہن محترمہ مسرت اقبال صاحبہ پھر ایک بڑا ابتلاء 1960ء میں آیا میری نانی جان محترمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری ثناء اللہ صاحب وفات پاگئیں تو وہاں افسوس کے لئے میری والدہ اور ان کی بہنیں وغیرہ اکٹھے ہوئے وہاں میری خالہ رضیہ بی بی صاحبہ کا بیٹا کوئی سال ڈیڑھ سال کا ہوگا اور تقریباً اسی عمر کا میرا بھائی خسرہ وغیرہ کی بیماری کی وجہ سے بیمار ہوئے۔ بخار کی وجہ سے حالت بگڑ گئی۔ قرب و جوار میں علاج میسر تھا مگر حالت بہتر ہونے کی بجائے خراب ہوتی گئی۔ میری والدہ کو چونکہ پہلے ایک بیٹے کا صدمہ پہنچ چکا تھا اس لئے طبعی طور پر آپ کے بہن بھائیوں کو بہت فکر تھی۔ میری خالہ جن کا بیٹا بھی شدید بیمار تھا وہ یہ دعا کرتی تھیں یا اللہ اگر ضرورت ہے تو میرا بیٹا حاضر ہے میری بہن کے بیٹے کو بچالینا مگر خدا کی تقدیر کہ ایک رات ان کا بیٹا فوت ہوگیا اور اگلی رات ہمارا بھائی وفات پا گیا۔ جب حالت خراب تھی اباجان بیان کرتے ہیں کہ میں خدا کے حضور دعا کر رہا تھا زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا تو مجھے ایک نظارے کے ذریعے بتایا گیا کہ یہ تو نہیں بچے گا مگر اس کا نعم البدل دیا جائے گا۔ چنانچہ اس کڑی آزمائش کے دو مہینے بعد میری پیدائش ہوئی۔ اباجان اکثر مجھے پیار سے نعم البدل کے نام سے پکارتے تھے اور ان تذکروں سے آبدیدہ ہوجایا کرتے تھے۔

دو تین سال قبل بچوں کے ننھیال چشتیاں آپ باوجود پیرانہ سالی اور تکلیف کے گئے۔ وہاں ایک دن آپ کے پوتوں حافظ اطہر اور ناصر احمد نے آپ کو صحن میں کرسی پر بٹھا کر نہلایا پھر اچھی طرح پاؤں بھی صابن لگا لگا کر دھوئے بچے اس طرح خدمت کر رہے تھے تو ان کے نانا مکرم چوہدری ثناء اللہ صاحب ایڈووکیٹ نے بڑی ہی رشک بھری نظروں سے دیکھا اور کہا محمد صفدر آپ بڑے خوش قسمت ہو جس کو خداتعالیٰ نے ایسی نسلوں سے نوازا ہے جو آپ کے پاؤں دھو دھو کر پیتے ہیں۔

مکرم محمد حیدر گھمن صاحب نے اس حوالے سے ایک دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ بیان کیا ہے کہ 1970ء میں گورنمنٹ نے بے گھروں کے لئے پانچ مرلہ سکیم شروع کی ہمارے گاؤں میں شاملاٹ کے دس ایکڑ زمین موجود تھی۔

آپ نے بے گھروں کی معاونت کا علم بلند کیا۔ انتظامیہ سے بار بار مل کر ان کو اس شاملاٹ کی طرف توجہ دلائی۔ دوسری زمیندار پارٹیاں اس پر راضی نہ تھیں مگر طرح طرح کی روکوں اور مخالفتوں کے باوجود آپ نے یہ معرکہ اس طرح سر کیا کہ انتظامیہ سے کہہ کر اس زمین کی بولی لگوائی دوسرے زمیندار بھی مدمقابل تھے بولی پر بولی لگی لگتی گئی زیادہ بولی ہمارے ابا کی تھی اور پھر آپ نے ان دس ایکڑوں کی رقم اپنی جیب سے ادا کی پھر آپ نے ایک سکول ٹیچر ایک دھوبی اور ایک عیسائی یعنی تین افراد کی کمیٹی بنادی اور ان کو ہدایت کی بے گھر غریبوں کو ان کے گھر کے افراد کی مناسبت سے تین مرلے، پانچ مرلے اور دس مرلے دیتے چلے جاؤ۔ چنانچہ اسی طرح ہوا جس کے گھر کے افراد زیادہ تھے انہیں دس مرلے اس سے کم والے کو پانچ اور پھر اسی طرح تین مرلے۔

مکرم محمد حیدر گھمن صاحب بتاتے ہیں کہ میرا چونکہ اکثر آنا جانا اپنے گاؤں لگا رہتا ہے ایک دفعہ وہاں راستے میں میرا موٹر سائیکل پنکچر ہوگیا میں

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم انصر احمد طاہر صاحب سٹاک ہوم سویڈن کو پہلے واقف نو بیٹے ارحم احمد کے بعد مورخہ 3 جنوری 2014ء کو دوسرے بیٹے طٰہٰ احمد سے نوازا ہے۔ یہ بچہ بھی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم وسیم امجد محمود صاحب (ابن مکرم میجر مبارک محمود صاحب مرحوم) ڈائریکٹر مارکیٹنگ شیزان لاہور کا نواسا اور مکرم عبدالمنان صاحب (ابن حضرت مولوی غلام رسول صاحب آف مجوکہ رفیق حضرت مسیح موعود) اور محترم صوفی خدابخش زیروی صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک خادم دین اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ مبشرہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ فرانس تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 23 دسمبر 2013ء کو ہمارے بیٹے مکرم منصور احمد مبشر صاحب واقف زندگی اور بہو مکرمہ امۃ البصیر صاحبہ فرانس کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام منیف احمد عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم فضل الرحمٰن انور صاحب و مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ آف جرمنی کا پہلا نواسہ اور مکرم غلام رسول صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، مخلص، خادم دین، خلافت کا وفادار و جانثار اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم راجہ محمد سلیم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد میر پور آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم راجہ مسلم احمد صاحب واقف زندگی کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ حافظہ فائزہ عصمت صاحبہ بنت مکرم رانا محمد احمد صاحب باب الابواب شرقی کے ساتھ بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مورخہ 26 دسمبر 2013ء کو بعد از نماز عصر بیت المبارک میں کیا اور دعا کرائی۔ دلہا حضرت مولوی محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے) رفیق حضرت مسیح موعود کا نواسہ اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ دلہن حضرت شیر محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ نکاح کے جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بننے کیلئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم قاضی طاہر اسماعیل صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ملتان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی بیٹی مکرمہ فاخرہ احمد صاحبہ ڈیلیوری کے وقت سے عرصہ ساڑھے چار سال سے قومہ کی حالت میں I.C.U نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم قریشی خالد ندیم صاحب کارکن تزئین ربوہ کمیٹی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھابھی مکرمہ بلقیس امان صاحبہ اہلیہ مکرم امان اللہ قریشی صاحب سیکرٹری تحریک جدید سیالکوٹ شہر کو گردن کے قریب ایک گلٹی تھی بعد تشخیص پتہ چلا کہ یہ کینسر کی گلٹی ہے۔ ان کی کیمو تھراپی ہوتی رہی۔ 10 جنوری کو ان کا میو ہسپتال لاہور میں آپریشن ہوا کامیاب رہا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم خاکسار کی بھابھی جان کو آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم رانا سعید احمد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ کے دائیں بازو میں گرنے کی وجہ سے فریکچر ہو گیا ہے۔ آپ بلڈ پریشر کی بھی مریضہ ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم راجہ عطاء المنان صاحب مربی سلسلہ وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ حلیمہ نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ مورخہ 30 دسمبر 2013ء کو شام پانچ بجے 68 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ نماز جنازہ 31 دسمبر کو نماز ظہر کے بعد محترم ملک خالد مسعود صاحب ناظر اشاعت نے پڑھائی اور بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ والدہ محترمہ سادہ مزاج اور حلیم الطبع تھیں۔ انہوں نے ایک واقف زندگی کی بیوی ہونے کے ناطے ابا جان کے ساتھ مشکل وقتوں میں بشاشت کے ساتھ وقت گزارا۔ والدہ صاحبہ کو ابا جان کے ساتھ انڈونیشیا، بنگلہ دیش، یوگنڈا اور پاکستان کے مختلف علاقوں میں خدمتِ دین کا موقعہ ملا۔ ابا جان انہیں اکثر دوروں میں اپنے ساتھ رکھتے اور وہ لجنات کے ساتھ کام میں ان کی معاونت کرتیں۔ والدہ محترمہ پنجوقتہ نماز اور تلاوت کی پابند تھیں اور خلافت سے محبت اور عقیدت کا تعلق رکھتی تھیں۔ اپنے چندہ جات کی ادائیگی نئے سال کا اعلان ہوتے ہی کر دیا کرتی تھیں۔ والدہ محترمہ ہمسائیوں کے حقوق کا بہت خیال رکھتیں اور جہاں کہیں بھی رہیں ہمسائیوں کے ساتھ مثالی تعلق رکھا۔ والدہ محترمہ نے لواحقین میں والد صاحب اور خاکسار کے علاوہ دو بیٹے مکرم راجہ محمد احمد صاحب لندن، اور مکرم راجہ محمد اکبر صاحب حال مانچسٹر کو سوگوار چھوڑا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ہم سب کو ان کی دعاؤں کا وارث بنائے اور ان کی نیکیوں کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت سیکیورٹی گارڈ

محلہ دارالبرکات ربوہ میں نائیٹ ڈیوٹی کیلئے ایک لائسنس یافتہ گن مین کی ضرورت ہے۔ صدر صاحب کی تصدیق شدہ درخواستیں مورخہ 24 جنوری 2014ء تک قبول کی جائیں گی۔ اور 25 جنوری 2 بجے دوپہر بیت الذکر دارالبرکات میں انٹرویو ہوگا۔ رابطہ کیلئے مکرم ملک طاہر احمد صاحب نائب صدر محلہ دارالبرکات موبائل نمبر 0333-8455942۔ تنخواہ بالمشافہ طے ہو گی۔

(صدر محلہ دارالبرکات ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد یوسف بقا پوری صاحب ایڈیشنل جنرل سیکرٹری اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم صفدر علی خاں طارق صاحب ولد مکرم حکیم یوسف علی خان صاحب مرحوم بانی دواخانہ مفرح حیات لاہور ایک مختصر علالت کے بعد 81 سال کی عمر میں مورخہ 31 دسمبر 2013ء کو لاہور میں وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 2 جنوری 2014ء کو ہانڈو گجر کے قبرستان میں 12 بجے دوپہر ادا کی گئی۔ مرحوم نے فوج میں ملازمت کی اور 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں حصہ لیا۔ 1971ء کی جنگ میں جنگی قیدی کی حیثیت سے 3 سال کا عرصہ ہندوستان میں اسیری میں گزارا۔ مرحوم محنتی اور جفاکش انسان تھے۔ اپنے ہر کام خود ہی انجام دیا کرتے تھے کسی کی محتاجی قبول نہ تھی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ تمام بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے اپنے قرب میں جگہ عطا کرے اور پسماندگان کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ 041-2614838:
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ 041-8549093:
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

گوندل کے ساتھ پچاس سال
گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون 0300-7709458,0301-7979258, 6212758:

مشہور شہر

ٹوکیو جاپان کا دارالحکومت

ٹوکیو آبادی کے اعتبار سے نہ صرف جاپان بلکہ دنیا کا سب سے بڑا شہر بھی ہے۔اس کا رقبہ 1089 مربع میل کلومیٹر اور آبادی ایک کروڑ سے زائد نفوس پر مشتمل ہے۔اس کے قریب سے دریائے سمیڈا (SUMIDA) گزرتا ہے۔

اس شہر کی بنیاد 15ویں صدی عیسوی میں رکھی گئی جب یہاں کے ایک جاگیر دار ڈوکن اوہتا (DOKAN OHTA) نے یہاں ایک قلعہ تعمیر کرایا۔اور اس نے اسے ایڈو (EDO) کا نام دیا۔ٹوکیو نے اس وقت ترقی کرنا شروع کی جب فوجی حکمران ٹوکو گا واشو گینٹ (TOKUGAWA SHOGUNATE) نے اسے اپنی نشست گاہ بنایا۔شاہی حکمرانی بحال ہوگئی۔تو اسے ایڈو سے ٹوکیو کا نام دے دیا گیا نیز قومی دارالحکومت بھی قرار پایا۔1868ء اس میں اس کی شہرت کو چار چاند لگ گئے۔قابل دید مقامات درج ذیل ہیں:۔

یہاں ایک شاہی محل ہے جو ناس کے درختوں سے گھرا ہوا ہے۔اس کے علاوہ جاپان کا قدیم ترین پارک ہبیا پارک (HIBIYA PARK) ہے اسے عوام کے لیے 1903ء میں کھول دیا گیا۔

ڈائیٹ بلڈنگ:

جاپانی پارلیمنٹ کی یہ عمارت بڑی خوبصورت اور دیدہ زیب ہے۔اسے 1936ء میں مکمل کیا گیا۔سفید سنگ مرمر کی یہ خوبصورت عمارت 678 فٹ لمبی ہے۔اس کا رقبہ 13 ایکڑ ہے اور وسط میں 210 فٹ بلند ستون ہے۔

میجی خانقاہ (MEJI SHRINE)

یہ خانقاہ شاہ میجی سے منسوب ہے۔یہ 180 ایکڑ رقبہ پر پھیلی ہوئی ہے۔اس کے اردگرد ایک خوبصورت باغ لگا ہوا ہے جس میں کئی لاکھ پودے لگائے گئے ہیں۔اس کی تعمیر کا کام 1920ء میں مکمل ہوا تھا۔

یوئنو پارک (UENO PARK)

اس کا رقبہ 120 ایکڑ ہے۔یہ جاپان کا سب سے بڑا پارک بھی ہے۔اس کی سرزمین پر ٹوکیو نیشنل میوزیم، دی نیشنل سائنس میوزیم، دی نیشنل یوئنو (UENO) لائبریری، چڑیا گھر اور ٹوکیو کا مستقل میٹروپولیٹن تھیٹر بھی یہیں ہے۔

اکاساکا محل (THE AKASAKA PALACE)

یہ محل شہنشاہ میجی کی 1873-1888ء کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔اسے مغربی طرز پر تعمیر کیا گیا ہے۔اس میں کتابوں کے ذخیرے کے علاوہ فرانسیسی اور جاپانی مصوروں کے شاہکار فن پارے بھی محفوظ کئے گئے ہیں۔

ٹوکیو ٹیلی ویژن ٹاور

اس کا شمار دنیا کے بلند ترین ٹاوروں میں ہوتا ہے۔یہ سطح زمین سے 1310 فٹ اونچا ہے۔اس کی تعمیر کا کام 1958ء میں مکمل ہوا تھا۔یہ پانچ منزلہ عمارت ہے۔سب سے اوپر والی منزل سے ٹوکیو کے حسین اور دلکش شہر کا بخوبی نظارہ کیا جا سکتا ہے۔

کوڈوکان (KODOKAN)

یہ جوڈو ہال نہ صرف جاپان کا بلکہ دنیا کا سب سے بڑا ہال ہے۔یہاں جوڈو کی 3 بجے پریکٹس شروع کی جاتی ہے جو رات گئے تک جاری رہتی ہے۔

ٹوکیو یونیورسٹی

ٹوکیو یونیورسٹی کی عمارت بڑی دیدہ زیب ہے۔یہ جاپان کی قدیم ترین اور بہترین علمی درسگاہ ہے۔یہاں 1500 طالبعلم ہر سال داخلہ لیتے ہیں۔یہ ادب وثقافت کا بھی ایک بڑا مرکز ہے۔

عجائب گھر

ٹوکیو شہر میں متعدد عجائب گھر ہیں۔نیشنل میوزیم جاپان کا سب سے بڑا عجائب گھر ہے۔اس میں 86000 تاریخی اور نمائشی اشیاء محفوظ کی گئی ہیں۔یہاں جہاز سازی، فوٹو گرافی، گاڑیاں، لوہے اور فولاد کی مصنوعات تیار کرنے کی صنعتیں روز افزوں ہیں۔1964ء کی اولمپک کھیلیں یہیں منعقد ہوئی تھیں۔

جاپان میں احمدیت

جاپان میں احمدیہ مشن کا قیام حضرت مصلح موعود کے دور مبارک میں 1935ء میں عمل میں آیا جب مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب پہلے مربی سلسلہ کی حیثیت سے 4 جون 1935ء کو جاپان پہنچے اور 10 جنوری 1937ء کو مکرم مولوی عبدالغفور ناصر صاحب دوسرے مربی سلسلہ کی حیثیت سے جاپان تشریف لے گئے اور وہاں احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کا سلسلہ جاری رہا۔آپ 1941ء میں واپس قادیان تشریف لے آئے۔پھر جنگ عظیم دوم کے بعد 8 ستمبر 1969ء کو مکرم میجر عبدالحمید صاحب بطور مربی جاپان پہنچے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاپان میں ٹوکیو اور ناگویا شہروں میں جماعتیں قائم ہیں اور دونوں جگہ جماعت کے مشن ہاؤسز موجود ہیں بعض جاپانی احباب اور خواتین کو بھی اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جو اللہ کے فضل سے دن بدن اپنے ایمان میں مضبوط اور مستحکم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2006ء اور 2013ء میں جاپان کا دورہ فرمایا جس کے نتیجہ میں کثرت سے احمدیت کی اشاعت ہوئی۔

(امان اللہ امجد صاحب)

خبریں

دباؤ سے بچاؤ کی ادویات لندن، گزشتہ دو عشروں کے دوران ذہنی دباؤ سے بچاؤ کی ادویات کا استعمال بڑھ گیا ہے جن سے ہونے والے نقصانات مزید پریشانیوں اور تکالیف کا باعث بنتے ہیں۔ایک رپورٹ کے مطابق ذہنی دباؤ کی بہت سی وجوہات ہیں، دنیا بھر میں ڈپریشن عام ہے اور معاشی جدوجہد اس میں مزید اضافہ کرتی ہے جبکہ ٹیلی ویژن پر ایسی ادویات کے اشتہارات ان ادویات کے استعمال کو فروغ دے رہے ہیں۔رپورٹ کے مطابق ہر دسواں امریکی ایسی ادویات کے استعمال کا عادی ہے، جن کی عمریں 40 سے 50 کے درمیان ہیں اور ان میں خواتین بھی شامل ہیں۔

(روزنامہ دنیا 16/اگست 2013ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 16۔جنوری

طلوع فجر	5:43
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	5:30

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

16 جنوری 2014ء

1:20am	جامعہ احمدیہ یو کے کا سالانہ کانووکیشن 2013ء
1:55 am	دینی وفقہی مسائل
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مارچ 2008ء
5:55am	نیوزی لینڈ پارلیمنٹ میں ریسپشن
6:35 am	جلسہ سالانہ یو کے
7:15am	جامعہ احمدیہ یو کے کا سالانہ کانووکیشن 2013ء
7:55 am	دینی وفقہی مسائل
9:50 am	لقاء مع العرب
12:10 pm	حضور انور کا دورہ سکینڈے نیویا
1:35 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
9:10 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:10 pm	حضور انور کا دورہ سکینڈے نیویا

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
کھانا ہضم کرتا ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

DUSK
The Chinese Cuisine
Order for Chinese Food
Takeaway & Home Delivery
Just Call (Tariq)0323-5753875
0300-4024160, Rabwah

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
شاپ نمبر 25 ہجویری سنٹر ملتان روڈ چوبرجی لاہور
0345 / 0321 4866677
0333-6708024, 042-37418584

FR-10

PE
پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون
ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹاٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ
پی، وی، سی لائننگ، فائب، لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37 دل محمد روڈ لاہور۔فون نمبر: 0300-4280871, 0333-4107060, 042-37237741